ٹیلیفون نمبر ۹۱
روزنامہ الفضل قادیان
یوم جمعہ
جلد ۳۲ | ۲۱ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۲۴ محرم الحرام ۱۳۶۳ ھ | ۲۱ جنوری ۱۹۴۴ ء | نمبر ۱۸

مدینۃ المسیح

لاہور ۱۹ ماہ صلح۔ آج صبح ساڑھے دس بجے لاہور سے فون پر اطلاع ملی۔ کہ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کو ابھی تک ہچکی اور غنودگی اور ہذیان کی قریباً ویسی ہی شکایت ہے۔ ہچکی رات بھر گھنٹہ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد چند چند منٹ کیلئے ہوتی رہی۔ مگر درمیان میں کچھ نیند بھی آتی رہی۔

آج رات کو ساڑھے دس بجے بذریعہ فون اطلاع ملی۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی نہیں معدہ کی خرابی اور کھانسی اور سردی کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کیلئے دعا فرمائیں

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق رپورٹ ہے کہ آج شام کو خدا کے فضل سے زخم کی حالت پہلے سے بہتر ہے۔ ہچکی بھی پہلے کی نسبت کم ہے اور عام حالت بھی بفضلہ تعالیٰ نسبتاً زیادہ اچھی ہے مگر ابھی تک حالت خطرہ سے باہر نہیں۔ احباب سیدہ موصوفہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

قادیان ۱۹ ماہ صلح۔ آج خدا کے فضل سے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۴ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ

ہندو مہاسبھا کی تجاویز اور مسلمان

(۱)

پچھلے دنوں آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا جو اجلاس امرتسر میں منعقد ہوا۔ اس میں ہندوؤں کے تمام فرقوں نے جن کے عقائد میں زمین آسمان کا اختلاف ہے متفقہ طور پر کئی ایک تجاویز ایسی پاس کیں۔ جو مسلمانوں کے لئے خاص طور پر توجہ طلب تھیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمان اخبارات نے نہ صرف انہیں کوئی اہمیت نہیں دی۔ اور اُن کے دور رس اور نقصان دہ اثرات کو قابل اعتناء نہیں سمجھا۔ بلکہ ایک ایسے مسلمان اخبار نے جو کچھ ہی عرصہ قبل ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کا نمائندہ ہونے کا ادعا کر چکا ہے۔ انہیں "ہندو مہاسبھا کا تماشہ" قرار دیتے ہوئے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ قطعاً انہیں قابل توجہ نہ سمجھیں۔ اور کلیتہً نظر انداز کر دیں۔ چنانچہ لکھا:-

"ہندو مہاسبھا کی یہ قرار دادیں ہندو قوم کی اس تنگ دلانہ ذہنیت کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ جو صدیوں سے اس قوم کی غلامانہ زندگی کی علت بنی ہوئی ہے۔ ایسی جمعیتوں کا صحیح علاج یہی ہے۔ کہ اس قسم کے شور اور واویلا کی کچھ پروا نہ کی جائے اور دیگر اقوام و عناصر کا کاروان سعادت و ترقی کی طرف اپنا سفر جاری رکھے۔ ہماری رائے میں ہندو مہاسبھا کا یہ تماشہ اس قابل نہیں۔ کہ دنیا کے معقول عناصر اسے ایک لمحہ کے لئے قابل اعتناء سمجھیں۔ یا یہ سوچنے کی زحمت گوارا کریں۔ کہ آخر یہ لوگ جو شور مچا رہے ہیں۔ چاہتے کیا ہیں"

(شہباز ۳۰ دسمبر ۴۳ء)

یہ مشورہ اور یہ رائے دور اندیشی اور عاقبت بینی کے لحاظ سے اپنے اندر جس قدر معقولیت رکھتی ہے۔ اس کا اندازہ مہاسبھا کی قرار دادوں پر غور کرنے سے ہوسکتا ہے۔ اور ہم وہ قرار دادیں مذکورہ بالا اخبار کے ۲۹ دسمبر کے پرچہ سے ہی درج ذیل کرتے ہیں۔ ہندوستان میں ہندو سنگھٹن کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

(۱) "ہندوؤں کے حقوق پر اصرار کیا جائے اور ہندو حقوق اور مفادات کو نقصان پہنچانے پر زبردست مزاحمت کی جائے۔

(ب) جہاں تک ممکن ہو۔ جات پات کی قیود کو توڑ دیا جائے۔ اور بڑی جاتوں کی ذیلی گوتوں کو ختم کرنے کیلئے پوری کوشش کی جائے۔

(ج) پس ماندہ اقوام کی اقتصادی ترقی اور بہتری کے لئے فوری اور مؤثر تدابیر اختیار کی جائیں۔

(د) ہندوؤں کی مختلف مجالس اور فرقوں کے درمیان جو اختلافات ہیں۔ ان کو حتی الامکان ختم کر دیا جائے۔ اور اختلافی بحثیں ترک کر کے ان امور پر زور دیا جائے جن میں اتفاق ہے۔

(۲) ہندی زبان کی ترویج عام کیلئے ہندی اور دیوناگری رسم الخط کو ہندوؤں کے تمام تعلیمی اداروں میں لازمی قرار دیا جائے۔

(۳) مل بیٹھنے اور ایک ساتھ کھانے پینے کے مواقع پیدا کئے جائیں منظم وقفوں سے اضلاع اور صوبوں میں کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔ جن میں مبادلہ افکار ہوسکے۔ اور ایک دوسرے کو اپنی شکایت سے مطلع کر سکے۔ ملک میں ہر جگہ مقامی سبھائیں قائم کی جائیں۔ جو روزانہ واقعات پر نظر رکھیں۔ تاکہ اگر کسی جگہ ہندو حقوق پر حملہ ہو۔ تو اس کے خلاف آواز اٹھا سکیں۔ اور باقی ہندو ہندوستان کے ساتھ رابطہ قائم کر سکیں۔

(۴) کمبھ اور اسی قسم کے دوسرے مواقع پر اجتماعی پرارتھنا (دعا) کا انتظام کیا جائے۔ خصوصاً ہندو تہواروں کے مواقع اور مندروں میں یاترا کے وقت۔

(۵) اگر کسی ایسے صوبہ میں جہاں ہندو اقلیت میں ہوں۔ ہندوؤں کے ساتھ ناانصافی ہو۔ تو دوسرے صوبوں کے ہندو اس کے انسداد کے لئے ضروری اقدامات کریں۔ اور ایک صوبہ کے ہندو دوسرے صوبہ کے ہندوؤں کے احوال سے باخبر رہیں۔ ہندو تعلیمی اداروں میں طاقت و صحت جسمانی کے لئے اکھاڑوں اور کھیل کے میدانوں کا انتظام کیا جائے۔

(۶) ایسی تدابیر اختیار کی جائیں کہ ہندو اپنے دھرم سے برگشتہ نہ ہوں۔ اور جو منحرف ہو چکے ہوں۔ وہ پھر ہندو بن جائیں۔ اور نئے لوگوں کو ہندو دھرم میں داخل کرنے کی کوشش کی جائے۔

اگرچہ ان تجاویز میں سے ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں کافی اہمیت رکھتی ہے اور اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ مسلمان اس بارے میں غور و فکر سے کام لیں۔ اور سبق حاصل کریں۔ لیکن آخری تجویز سب سے زیادہ قابل توجہ ہے۔ جس میں ایک طرف تو ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کے خلاف منظم طور پر تدابیر اختیار کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف نہ صرف نومسلموں کو مرتد کرنے بلکہ قدیم مسلمانوں کو مرتد بنا کر ہندو دھرم میں داخل کرنے کے لئے زیادہ زور دار کوشش کرنے کی تحریک کی گئی ہے۔

اسکے مقابلہ میں کیا مسلمانوں کیلئے یہ مناسب ہے۔ کہ ایسی قرارداد کو "شور اور واویلا" قرار دیکر اسکی کچھ پروا نہ کریں۔ اور اسے ہندو مہاسبھا کا تماشہ قرار دیکر ایک لحظہ کیلئے قابل اعتناء نہ سمجھیں۔ حتیٰ کہ یہ سوچنے کی زحمت بھی گوارا نہ کریں۔ کہ آخر اس قسم کی تجویز پیش کرنیوالے لوگ چاہتے کیا ہیں۔ حالانکہ جو کچھ وہ چاہتے ہیں۔ وہ بالکل واضح ہے۔ کہ نہ صرف کسی ہندو کو مسلمان نہ بننے دیں۔ بلکہ مسلمانوں کو مرتد کر کے ہندو بنا لیں۔

ہندو مہاسبھا کے اس عزم و ارادہ کو ناقابل اعتناء سمجھنے اور اس کی پروا نہ کرنے کی

ایڈیٹر:- غلام نبی
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام پر اعتراضات کے جوابات

۲۶ دسمبر جلسہ سالانہ میں جناب قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے جو تقریر کی۔ اس کی آخری قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

ضرورت الہام کے لئے لمّی دلیل

مولوی ثناء اللہ صاحب کا چھٹا اعتراض جو میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ چشمۂ معرفت صفحہ ۵۶ کے ایک اقتباس پر کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

اس جگہ ہم انشاء اللہ تعالےٰ دو قسم کی دلیلیں پیش کریں گے۔ سو پہلے ہم لمّی دلیل ضرورت الہام کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ انسان کے جسم کا جسمانی اور روحانی نظام ایک ہی قانون قدرت کے ماتحت ہے۔ پس اگر ہم انسان کے جسمانی حالات پر نظر ڈال کر دیکھیں تو ظاہر ہوگا۔ کہ خداوند کریم نے جس قدر انسان کے جسم کو خواہشیں لگا دی ہیں۔ ان کے پورا کرنے کے لئے سامان بھی مہیا کئے ہیں۔ چنانچہ انسان کا جسم بباعث بھوک کے اناج کا محتاج تھا۔ سو اس کے لئے طرح طرح کی غذائیں پیدا کی ہیں ایسا ہی انسان بباعث پیاس کے پانی کا محتاج تھا۔ سو اس کے لئے کوئیں اور چشمے اور نہریں پیدا کر دی ہیں۔ اسی طرح انسان اپنی بصارت سے کام لینے کے لئے آفتاب یا کسی اور روشنی کا محتاج تھا۔ سو اس کے لئے خدا نے آسمان پر سورج اور زمین پر دوسری اقسام کی روشنی پیدا کر دی ہے۔ اور انسان اس ضرورت کے لئے کہ سانس لے اور نیز اس ضرورت کے لئے کہ کسی دوسرے کی آواز کو سن سکے ہوا کا محتاج تھا۔ سو اس کے لئے خدا نے ہوا پیدا کر دی ہے ایسا ہی انسان بقائے نسل کے لئے اپنے جوڑے کا محتاج تھا۔ سو خدا نے مرد کے لئے عورت اور عورت کے لئے مرد پیدا کر دیا ہے۔ غرض خدا تعالےٰ نے جو جو خواہشیں انسانی جسم کو لگا دی ہیں۔ ان کے لئے تمام سامان بھی پیدا کر دیا ہے۔

پس اب سوچنا چاہیئے۔ کہ جبکہ انسانی جسم کو باوجود اس کے فانی ہونے کے تمام اس کی خواہشوں کا سامان دیا گیا ہے۔ تو انسان کی رُوح کو جو دائمی اور ابدی محبت اور معرفت اور عبادت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ کس قدر اس کی پاک خواہشوں کے سامان دیئے گئے ہوں گے۔ سو وہی سامان خدا کی وحی ہے (چشمۂ معرفت صفحہ ۵۶)

مولوی ثناء اللہ صاحب کا اعتراض

مولوی ثناء اللہ صاحب اس اقتباس کو درج کر کے ناقابل مصنف صفحہ ۴۲ پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اس میں دلیل لمّی مذکور نہیں محض تمثیل پیش کی گئی ہے۔ ورنہ کوئی صاحب ہمیں بتائیں کہ اس میں علت کیا ہے۔ اور معلول کیا۔

جواب

اس کے جواب میں یاد رہے کہ اس اقتباس میں بے شک تمثیل بھی مذکور ہے۔ مگر اس میں دلیل لمّی بھی ضرور مذکور ہے۔ اور تمثیل امر زائد ہے۔ جو دلیل لمّی کو واضح کرنے اور زیادہ زوردار بنانے کے لئے پیش کی گئی ہے۔ تعجب ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ مسلم ہے۔ کہ اس جگہ تمثیل مذکور ہے۔ مگر پھر انہیں علت نظر نہیں آئی۔ حالانکہ منطقی لکھتے ہیں۔ کہ تمثیل میں ایک علت مشترکہ موجود ہوتی ہے۔

پس حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عبارت کا محض سطحی نگاہ سے مطالعہ کیا ہے اسی لئے انہیں دلیل لمّی دکھائی نہیں دی۔ ورنہ اس میں جس طرح انسان کے جسم کی خواہشوں کو ان کے پورا کرنے کے سامان کی ضرورت کے ثبوت میں پیش کیا گیا ہے۔ ویسے ہی انسان کی رُوح کی دائمی محبت اور معرفت اور عبادت کی خواہش کو وحی والہام کی ضرورت کے ثبوت میں پیش کیا گیا ہے۔ گویا جس طرح جسمانی نظام میں پیاس بھوک وغیرہ خواہشات علت ہیں پانی اور غذا کی ضرورت کے ثبوت کے لئے جو ان کے معلول ہیں۔ اسی طرح معرفت الٰہی اور اس کی دائمی محبت کی خواہش علت ہے وحی و الہام کی ضرورت کے ثبوت کے لئے اور وحی والہام کی ضرورت اس کا معلول ہے۔ غالباً میرے اس بیان سے مولوی ثناء اللہ صاحب علت و معلول معلوم کر لیں گے۔ وہ محسوس کر لیں گے۔ کہ درحقیقت اس اقتباس میں دلیل لمّی ضرور مذکور ہے۔ انہوں نے اعتراض کرنے میں محض سطحی نگاہ سے کام لیا ہے۔

دوسرا اعتراض

دوسرا اعتراض مولوی ثناء اللہ صاحب کا میں یہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ چشمۂ معرفت صفحہ ۵۶ کے پہلے پیشکردہ اقتباس کے اس حصہ کی بناء پر کہ "اس جگہ ہم انشاء اللہ تعالےٰ دونوں قسم کی دلیلیں (انّی و لمّی) پیش کریں گے سو پہلے ہم دلیل لمّی ضرورت الہام کے لئے پیش کرتے ہیں۔ (چشمۂ معرفت صفحہ ۵۶) مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ دلیل لمّی کے بعد انّی سے بھی کام لیتے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ہمیں صفحہ ۵۶ سے صفحہ ۸۷ تک دلیل انّی کا کوئی پتہ نہیں چلا (ناقابل مصنف صفحہ ۴۲)

پھر لکھتے ہیں۔ مرزا صاحب کے مریدوں میں سے کوئی صاحب ہمیں مرزا صاحب کی پیشکردہ دلیل انّی کا پتہ بتائیں۔ تو ہم ان کے بہت مشکور ہوں گے۔

جواب

اس کے جواب میں میں کہنا چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب نے اس جگہ دانستہ حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ چشمۂ معرفت کے صفحہ ۵۶ اور صفحہ ۸۷ کے درمیان بالضرور دلیل انّی مذکور ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چشمۂ معرفت کے صفحہ ۵۷ پر اسی سلسلہ بحث میں تحریر فرماتے ہیں۔ "یاد رہے کہ فقط یہ کہنا کہ جس خدا نے جسم کی حاجتوں کے موافق سامان دیئے ہیں۔ ایسا ہی رُوح کو اس کی حاجتوں کے موافق سامان دیئے ہوں گے۔ جیسا کہ مضمون پڑھنے والے آریہ نے بیان کیا۔ یہ وجود الہام پر کامل دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ مخالف کہہ سکتا ہے۔ کہ ممکن ہے انسان کو ایک چیز کی ضرورت تو ہو مگر وہ چیز اسکو حاصل نہ ہو۔ پس سچ تو یہ ہے۔ کہ یہ دلیل لمّی پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک اسکے ساتھ انّی دلیل نہ ہو۔ یعنی جب تک تازہ نمونہ الہام کا نہ دیکھا جائے۔ بلاشبہ ضرورت کا محسوس کرنا اور چیز ہے۔ اور پھر اس ضرورت کو حاصل بھی کر لینا یہ اور امر ہے۔"

اب مولوی ثناء اللہ صاحب دیکھ لیں۔ چشمۂ معرفت صفحہ ۵۷ پر ضرورت الہام کے لئے دلیل انّی کا ذکر بھی موجود ہے۔ پھر اسی سلسلۂ بحث میں آگے چل کر صفحہ ۵۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"مگر ہم صرف قصے نہیں پیش کرتے۔ بلکہ آپ کو تازہ بتازہ الہام دکھلاتے ہیں۔ وہ خدا کا الہام ہی تھا۔ جس نے لیکھرام کے قتل ہونے کی پانچ برس پہلے خبر دی۔ اور وہ خدا کا الہام ہی تھا۔ جس نے تین شریر آریوں کی نسبت جو قادیان کے اخبار شبھ چنتک کے ایڈیٹر اور منتظم تھے۔ اور سخت بدگو تھے۔ خبر دی تھی۔ کہ وہ طاعون سے ہلاک ہوں گے۔ چنانچہ وہ اس پیشگوئی کے دوسرے یا تیسرے دن طاعون سے ہی مر گئے"

اب دیکھ لیجئے چشمۂ معرفت صفحہ ۵۶ تا صفحہ ۸۷ کے اندر ضرورت الہام پر دلیل انّی تازہ بتازہ الہام کو پیش کرنا قرار دیا گیا ہے۔ آپ نے ایسے تازہ بتازہ الہامات کے بعض نمونے بھی پیش فرما دیئے۔ اور اس طرح دلیل انّی سے ضرورت الہام ثابت کر دکھائی ہے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ بایں ہمہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو صفحہ ۵۶ تا صفحہ ۸۷ پر دلیل انّی کا ذکر نظر نہیں آتا ہے۔

اہل قلم کے چند حوالے

میں تقریر کے آخر میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ گو آج مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ناقابل مصنف قرار دے رہے ہیں۔ مگر ان کے ایسا کہنے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناقابل مصنف نہیں بن جاتے۔ جبکہ کئی ایسے غیر احمدی اہل قلم تھے جنہوں نے حضور کے لٹریچر کی قدر و عظمت کو بڑی شد و مد سے محسوس کیا ہے۔ اور خراج تحسین ادا کیا ہے۔

مرزا حیرت صاحب دہلوی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر لکھا۔

"مرحوم کی وہ اعلےٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں۔ وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا کی جائے

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود جماعت احمدیہ کے لئے نہایت بابرکت اور فیض رساں وجود ہے۔ ان کی علالت کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی خواتین ان کے فیض سے محروم ہو رہی ہیں۔ جماعت احمدیہ قادیان کا ہر فرد ان کی صحت و عافیت کے لئے دن رات دعائیں کر رہا ہے۔ بیرونی احباب کو بھی چاہیئے۔ کہ سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ کیونکہ ابھی تک ان کی حالت خطرہ سے باہر نہیں۔

بقیہ صفحہ اوّل

ایک ہی صورت ہو سکتی تھی۔ اور وہ یہ کہ ایک طرف تو مسلمانوں نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا انتظام اتنا باقاعدہ اتنا مضبوط اور اتنا مؤثر کیا ہوتا۔ کہ تمام ہندوستان کے ہندو اس میں کوئی رخنہ نہ ڈال سکتے۔ اور مسلمانوں کا کاروان سعادت و ترقی بڑھتا ہی چلا جا رہا ہوتا۔ اور دوسری طرف ہندوؤں کو مسلمان کہلانے والوں کو مرتد کر کے ہندو بنانے اور ہندو دھرم میں داخل کر لینے میں باوجود سرتوڑ کوشش کرنے کے قطعاً کامیابی نہ حاصل ہوتی۔ لیکن کیا حقیقت اس کے بالکل برعکس نہیں ہے۔ اور یہ واقعہ نہیں ہے۔ کہ سوائے جماعت احمدیہ کے باقی تمام مسلمان منظم طور پر تبلیغ و اشاعت اسلام سے بالکل غافل ہیں۔ ایسے غافل اور خود فراموش مسلمانوں سے یہ کہنا کہ ہندو مہاسبھا جیسی منظم۔ اور ہر قسم کے دنیوی ساز و سامان سے آراستہ و پیراستہ تحریک کے اس عزم کو کچھ وقعت نہ دیں۔ جو اشاعت اسلام کے خلاف لے کر وہ اٹھ رہی ہے۔ کس قدر کوتہ اندیشی ہے۔

پھر آئے دن مسلمان کہلانے والے مردوں اور عورتوں کو مختلف مقامات پر مرتد کیا جاتا ہے۔ وہ تو الگ رہا۔ لاکھوں ملکانوں کے ارتداد کا جو طوفان سرزمین ہند میں برپا ہو چکا ہے۔ کیا اسے بھلایا جا سکتا ہے۔ مسلمانوں کے ارتداد کا اس قدر تقریباً اکٹھے کے بعد بھی اگر مسلمانوں کو ہوش نہ آئے۔ اور ایسی صورت جبکہ خطرہ از سر نو رونما ہونیوالا ہو۔ انہیں پہلے سے بھی زیادہ غفلت اور مدہوشی میں پڑے رہنے کی تلقین کی جائے تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان کے راہ نماؤں نے انہیں تباہی و بربادی کے گڑھے میں دھکیل دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ لیکن جب خدا تعالےٰ نے ہر انسان کو عقل و فکر کی نعمت عطا کی ہے۔ اور ہر ایک کو بھلائی اور برائی میں امتیاز کرنے کی اہلیت بخشی ہے تو پھر کیوں مسلمان خود مخالفین اسلام کی سرگرمیوں اور اپنی بے عملیوں کا موازنہ نہیں کرتے۔ اور کیوں اس فعال جماعت میں شامل ہو کر خدمت اسلام کا شرف حاصل نہیں کرتے۔ جو اشاعت اسلام کے لحاظ سے ساری دنیا میں واحد جماعت ہے۔ اور جس کی اسلام کے لئے جانی اور مالی قربانیوں کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ یہ جماعت احمدیہ ہے جو دن رات اس فکر میں مبتلا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اسلام کی اشاعت و حفاظت کی جائے۔ اور اس کے لئے جس قربانی کا مطالبہ حضرت امام جماعت کریں۔ اسے خوشی اور مسرت کے ساتھ پورا کیا جائے۔ یہ صورت عمل کیا کسی اور جگہ نظر آتی ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی راہ نمائی کا دعوےٰ کرنے والے خدمت اسلام کی توفیق سے محروم ہو چکے ہیں۔ اور کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کہ کسی اور کو بھی یہ توفیق نہ ملے۔

سُن لے میری دُعا خدا کے لئے

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

لوگ لکھتے ہیں خط دُعا کے لئے
اپنے تکمیلِ مدّعا کے لئے

مَیں یہ کہتا ہوں۔ رو کے اے مالک!
سُن لے میری دُعا۔ خدا کے لئے

ورنہ بندے ترے کہیں گے یُوں
حشر جب ہو بپا۔ جزا کے لئے

کیا یہی تو نہیں ہے وہ ظالم؟
جسکو کہتے تھے ہم دُعا کے لئے

اب ہوا آ کے یاں ہمیں معلوم
اس کے سب کام تھے رِیا کے لئے

یہ جو صاحب ہیں۔ خُوب پھرتے تھے
کپڑے مصنوعی اِتقّا کے لئے

چاہیئے کچھ سزا ضرور یہاں
ایسے گمراہ خود نما کے لئے

تُو ہی بتلا کہ عذر کیا ہو گا؟
مجھ گنہگار نا سزا کے لئے

کس سے جا کر کہوں مَیں تیرے سوا!
اپنے اس درد کی دوا کے لئے

کون بنتا ہے بیکسوں کا رفیق؟
کون روتا ہے بینوا کے لئے؟

بس تُو ہی ہے جو کام آتا ہے
ہر جفا کار پُر خطا کیلئے

بخش میرے گناہ۔ اے غفّار
"سید الخلق مصطفےٰ[1] کیلئے"

دو تو عالم میں پردہ پوشی کر
اپنے محبوب میرزا[2] کیلئے

ہائے افسوس۔ مجھ سے نبھ نہ سکے
عہد تُو نے تھے جو وفا کے لئے

مارے رقّت کے لب نہیں کھُلتے
ہے زباں بند مدّعا کیلئے

بات مُنہ میں۔ نہ ذہن میں الفاظ
کیا کروں عرضِ التجا کیلئے؟

ہاتھ بس رہ گئے ہیں اِک باقی
ہوں اُٹھاتا اُنہیں دُعا کیلئے

آمین

یاد دہانی

تحریک جدید کی قربانیوں میں جو لوگ متواتر حصہ لیتے آ رہے ہیں۔ اور ان کی دلی تڑپ اور شدید خواہش ہے۔ کہ سال دہم کے جہاد میں بھی شامل ہو کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزاری فوج کے سپاہیوں میں نام درج کرا لیں مگر ان کے سال دہم کے وعدے تا حال "فدائے موعود خلیفہ" کے پیش نہیں ہوئے۔ ان کو ایک یاد دہانی اس بات کی ارسال کر دی گئی ہے۔ کہ تحریک جدید کے دور اول کے آخری سال کے لئے وعدوں کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے ۳۱ جنوری ہے۔ یعنی جو وعدے ۳۱ جنوری یا یکم فروری تک اپنے اپنے مقامی ڈاک خانہ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ وہی منظور کئے جائیں گے۔ پس جو احباب اس جہاد میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ اپنا وعدہ ۳۱ جنوری یا یکم فروری کو اپنے ڈاک خانہ میں ڈال دیں۔ کیونکہ اس کے بعد کے بھیجے ہوئے وعدے منظور نہیں ہونگے۔ اگر کسی دوست کو جس نے وعدہ نہیں کیا ہے۔ دفتر کی طرف سے یاد دہانی کی چٹھی نہ ملی ہو۔ تو وہ یہ نوٹ پڑھ کر اپنا وعدہ کارڈ یا معمولی کاغذ پر لکھ کر حضور کے پیش کر دیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

51

اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا۔ اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کردی ۔۔۔۔۔ اس کا پُرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے۔ اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔

اسی موقعہ پر اخبار وکیل امرتسر کے ایڈیٹر صاحب نے لکھا۔

"اُن (حضرت مرزا صاحب) کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کر رہے ہیں ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جاوے۔ ۔۔۔۔ مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے۔ ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ ۔۔۔۔۔ آئندہ امید نہیں۔ کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو"

مولوی ثناء اللہ صاحب کا عجز

پس حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لٹریچر روز بروز مسلمانوں کے دلوں میں گھر کر رہا ہے۔ اور آپ کو اسلام کا ایک فتح نصیب جرنیل ثابت کر رہا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ناقابل مصنف قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُن کی ساری شیخی اپنی کتاب اعجاز احمدی پیش کر کے کرکری کردی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب میں مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے مددگاروں کو دس ہزار روپے کا انعامی چیلنج دے کر مقابلہ میں ایسی کتاب پیش کرنے کی دعوت دی۔ اور بڑی تحدی سے پیشگوئی فرمائی۔

"دیکھو کہ میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھکر کہتا ہوں۔ کہ آج کی تاریخ سے اس نشان پر حصر رکھتا ہوں۔ اگر میں صادق ہوں اور خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ میں صادق ہوں تو کبھی ممکن نہیں ہوگا۔ کہ مولوی ثناء اللہ اور ان کے تمام مولوی پانچ دن میں ایسا قصیدہ بنا سکیں اور اردو مضمون کا رد لکھ سکیں۔ کیونکہ ہم

ہم خدا تعالےٰ ان کی قلموں کو توڑ دے گا اور ان کے دلوں کو غبی کر دے گا"

اب کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اس تحدی آمیز پیشگوئی اور تحریض کے باوجود اعجاز احمدی کے مقابلہ میں کوئی کتاب پیش کر سکے۔ ہرگز نہیں۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب تو حضور کے مقابل میدان تصنیف میں اپنے عجز کا کامل ثبوت دے کر آپ کے قابل اور لاجواب مصنف ہونے پر اپنے عمل سے مہر تصدیق ثبت کر چکے ہیں۔ اب یہ دعوے ان کو کس منہ سے زیب دے سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (معاذ اللہ) ناقابل مصنف تھے۔

جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کی ماہواری رپورٹ

۱۱ر نومبر تا ۱۰ر دسمبر ۱۹۴۳ء

جلسہ سالانہ

۱۰ر ۱۱ر دسمبر ۴۳ء جلسہ سالانہ دو یوم کے لئے منعقد کیا گیا۔ جس کے لئے بذریعہ اشتہارات و مقامی اخبارات کافی اعلانات کئے گئے۔ اضلاع کی جماعتوں نے احباب بغرض شرکت کے لئے کافی تعداد میں آئے آخری روز بعض مسائل کے متعلق سوال و جواب کے ذریعہ بھی پبلک نے اپنا اطمینان کیا۔

صیغہ بیت المال

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل مدات میں حسب ذیل رقم داخل خزانہ مرکزی کی گئی۔ (۱) حصہ آمد (۲) چندہ عام (۳) کشمیر فنڈ۔ (۴) صدقہ (۵) زکوٰۃ (۶) جلسہ سالانہ۔ (۷) واپسی قرضہ (۸) شکرانہ (۹) غلہ خریدنے برائے غربا قادیان شریف (۱۰) بنگال ریلیف فنڈ (۱۱) مجلس خدام الاحمدیہ (۱۲) چندہ نشر و اشاعت کل رقم ۱۲۱۵ روپے ۴ آنے۔ اس کے علاوہ چندہ تحریک جدید سالہائے سابق میں (۹۱ روپے) ۴ر چندہ تحریک جدید سال نہم ۵۹۸ روپے ۹ آنہ الغرض میزان چندہ ہائے صدر انجمن و چندہ تحریک جدید وغیرہ میں ۲۲۹۸ روپے کلدار ہے

عرصہ زیر رپورٹ میں احباب جماعت کو انفرادی و اجتماعی ۔۔۔ پر (۶۰) خطوط لکھے گئے۔ بحمد اللہ کہ (۹۹) فیصدی رقم چندہ تحریک جدید کی وصولی ہوئی۔ اور چندہ جلسہ سالانہ سَو فی صدی ادا ہوا۔ بفضلہٖ تعالےٰ

اس صیغہ کا کام بہت ہی قابل اطمینان ہے اور جناب محمد اعظم صاحب سکرٹری پورے اخلاص کے ساتھ بروقت اور برمحل کام انجام دیتے ہیں۔ جزاھم اللہ

صیغہ تبلیغ

اخویم حکیم مولوی عبدالصمد صاحب مولوی فاضل سکرٹری تبلیغ ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اولاً جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب باعلان عام احمدیہ جوبلی ہال میں بصدارت نواب اکبر یار جنگ بہادر منعقد ہوا۔ جس میں قابل و لائق و مشہور نمائندگان مذاہب مثلاً جی خورشید جی بی۔ اے و برزو جی تارہ پورہ والا منجانب پارسیاں۔ ریورنڈ قدرت شاہ خاں منجانب عیسائیت و مسٹر الیشور ناتھ پروفیسر جامعہ عثمانیہ منجانب اہل ہنود وغیرہ نے انگریزی و اردو میں تقاریر کیں۔ جلسہ میں جماعت و دیگر اصحاب کی کافی تعداد تھی۔ نیز ماہ زیر رپورٹ میں ۳ر دسمبر ۴۳ء کو مجلس انصار اللہ کا یوم التبلیغ منایا گیا۔ اور اُسی روز ۵ بجے شام کو بصدارت سیٹھ محمد اعظم صاحب تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا

صیغہ نشر و اشاعت

اخویم سیٹھ معین الدین صاحب سکرٹری ہیں۔ بمد چندہ نشر و اشاعت للعہ ۱۴ کلدار قادیان شریف ارسال کئے گئے۔ اور جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ حیدرآباد کیلئے ایکہزار دستی اشتہارات اور دو سَو بڑے دیواری اشتہارات طبع کرا کر تقسیم و چسپاں کئے گئے۔

صیغہ تعلیم و تربیت

اخویم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی سکرٹری ہیں۔ سابقہ سکرٹری صاحب تعلیم و تربیت بہ سلسلہ ترقی ضلع کو منتقل ہو گئے۔ جس کے باعث جدید تقرر عمل میں آیا۔ بعد نماز ہائے جمعہ جماعت کی تعلیم و تربیت کے متعلق دو مرتبہ توجہ دلائی گئی۔ بتاریخ ۸ر دسمبر ۴۳ء بروز عید بعض ضروری احکام جماعت کو بتلائے گئے۔

امور عامہ

اخویم جناب نواب اکبر یار جنگ بہادر اس کے انچارج ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں جماعت نیما پور کے بعض احمدی اصحاب کی باہمی مقدمہ بازی کے متعلق ایک مقدمہ صیغہ ہذا میں رجوع ہوا۔ اور ایک رشتہ کا انتظام کیا گیا۔

صیغہ تالیف و تصنیف

اخویم مولوی محمد عبدالقادر صاحب صدیقی سکرٹری ہیں۔ ماہ زیر رپورٹ میں کوئی جدید ٹریکٹ یا رسالہ شائع نہیں ہوا۔

صیغہ وصایا

اخویم مولوی حبیب اللہ خاں صاحب سکرٹری ہیں عرصہ زیر رپورٹ میں کوئی کام وصیت کے متعلق انجام پذیر نہیں ہوا۔ البتہ ۸ موصی و موصیات کی نعشیں جو کئی سال سے امانتاً دفن تھیں۔ ان کی قادیان کو روانگی کے متعلق انتظام کیا گیا۔

صیغہ آڈیٹر

اخویم مولوی غلام حسن خانصاحب تنقیح ساز دفاتر سرکار نظام اس کے انچارج ہیں۔ ۲۰ر نومبر ۴۳ء کو سردست صرف ایک ماہ کی تنقیح کی گئی۔ بلحاظ رسیدات جس قدر چندہ وصول ہوا۔ ان کا حساب اور متعلقہ رجسٹرات نہایت باقاعدہ موجود پائے گئے۔ چندہ دہندہ افراد کے کھاتے قائم ہیں۔ اور ان کی تکمیل بروقت ہوتی ہے۔ البتہ کوئی ایسا رجسٹر موجود نہیں ہے۔ جس سے یہ معلوم ہو سکے۔ کہ جماعت احمدیہ کے ایسے جملہ افراد کی تعداد کتنی ہے۔ جن میں چندہ دینے کی قابلیت ہے اور ان کی آمدنی کیا ہے اور وہ باضابطہ ادا کر رہے ہیں یا نہیں

نوٹ:۔ اس کے متعلق بعد ختم جلسہ سالانہ قادیان شریف انشاء اللہ تعالیٰ کوئی انتظام کیا جائے گا۔

صیغہ امور خارجہ

اخویم مولوی مومن حسین خانصاحب اس کے انچارج ہیں۔ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ حیدرآباد کی شرکت کی غرض سے جماعت یادگیر سے چار نمائندے اور جماعت عثمان آباد سے ایک نمائندہ اور جماعت ظہیر آباد سے چار نمائندے اور جماعت چنتہ کنٹہ سے ۵ نمائندے حیدرآباد آئے۔

مجلس انصار اللہ

اخویم مولوی مومن حسین صاحب اسکے انچارج ہیں۔ ۲۳ دسمبر ۱۹۴۳ء کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ انفرادی تبلیغ گروپ وار صبح سے ۵ بجے شام تک کرنے کا انتظام تھا۔ ۵ بجے کے بعد جوبلی ہال میں جلسہ تبلیغی منعقد کرکے شام تک اجتماعی رنگ میں تبلیغ کی گئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ

اخویم سیٹھ معین الدین صاحب اس کے سکرٹری ہیں۔ ماہ زیر رپورٹ میں ہر جمعہ کو بعد نماز خدام الاحمدیہ کا جلسہ ہوتا رہا۔ اور ہر پنجشنبہ کو احمدیہ جوبلی ہال میں بعد نماز مغرب خدام الاحمدیہ کا درس قرآن ہوا۔

لجنہ اماءاللہ

جناب امۃ اللہ بشیرہ بیگم صاحبہ انچارج ہیں۔ ماہ زیر رپورٹ میں لجنہ کے ماہواری جلسے کی مقررہ تاریخ میں چونکہ جماعت کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا اس لئے لجنہ کا جلسہ ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ لیکن اکثر ممبرات جلسہ سالانہ میں شرکت کرکے تبلیغی تقاریر سے مستفید ہوتی رہیں۔

جوبلی ہال

احمد عبد العزیز صاحب منتظم ہیں۔ ماہ زیر رپورٹ میں احمدیہ جوبلی ہال میں متعدد تبلیغی جلسے و مجالس حسب ذیل منعقد ہوئے۔ (۱) جلسہ پیشوایان مذاہب۔ (۲) جلسہ تبلیغی انصار اللہ (۳) جلسہ سالانہ (۴) پانچ مجالس تعلیمی خدام الاحمدیہ کے منعقد ہوئے (۵) امتحان دعوۃ الامیر (۶) نماز عید الاضحیٰ بعض اصحاب طالب حق بغرض مطالعہ جوبلی ہال میں آتے رہتے ہیں۔ جن کو تبلیغ کی جاتی ہے۔

صیغہ ماکولات

اخویم محمود احمد صاحب منتظم ہیں۔ ماہ زیر رپورٹ میں بفضلہ تعالیٰ ۵ من غلہ غیر مستطیع اصحاب میں حسب معمول تقسیم کیا گیا۔ اور عید الاضحیٰ کو جماعت میں تحریک کرکے غرباء جماعت کیلئے تقریباً ۱۱۰ روپیہ جمع کئے گئے۔ اور دو مادہ گائے اور ایک من چاول اور ۱۱ روپے نقدی تقریباً ۳۹ اصحاب میں تقسیم کی گئی۔ اس صیغہ کا کام بفضلہ تعالیٰ اب ترقی پذیر ہے (خاکسار طالب دعا سید بشارت احمد امیر جماعت

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

"سرمہ میراخاص"

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں۔

قیمت فی تولہ ۴ چھ ماشہ ۲ تین ماشہ ۱۲ ؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نادہندگان چندہ کے متعلق اعلان

جماعتوں کی طرف سے نامکمل صورت میں نادہندگان چندہ کے خلاف کارروائی کے لئے رپورٹیں نظارت ہذا میں آتی رہتی ہیں۔ چونکہ وہ رپورٹیں نامکمل ہوتی ہیں۔ اس لئے بغرض تکمیل کارروائی ان کو لکھا جاتا ہے۔ لیکن پھر ان جماعتوں کی طرف سے کوئی جواب یا کارروائی حسب ہدایت نظارت امور عامہ مکمل طور پر رپورٹ نہیں آتی۔ اس لئے مزید کارروائی ایسی رپورٹوں پر نہیں ہو سکتی۔ اور پھر کبھی یاد آ جانے پر شکایتی رنگ میں لکھ دیا جاتا ہے کہ کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ایسی جماعتوں کو جن کی طرف سے ایسی نامکمل رپورٹوں پر تکمیل کے لئے لکھا جا چکا ہے۔ آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ نظارت کی ہدایت کے ماتحت ان کو مکمل کرکے بھجوائیں۔ ورنہ نظارت جوابدہ نہ ہوگی۔ اور کسی کی شکایت قابل سماعت نہ ہوگی۔ آئندہ کے لئے بھی جماعتیں اس کو نوٹ کر لیں۔ (ناظر امور عامہ)

روح نشاط

اس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری یاقوتی ہے۔ سونے چاندی کے ورق۔ مروارید عنبر۔ کشتہ یاقوت۔ کشتہ زمرد۔ کشتہ سنگ یشب۔ کشتہ زہر مہرہ کے علاوہ بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل و دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر دوا ہے۔ کھانسی اور پرانے نزلہ کو دور کرتا ہے۔

قیمت فی چھٹانک دس روپیہ

طبیہ عجائب گھر قادیان

ضروری اعلان

ایک شخص مسمی محمد عبد اللہ خان اصل باشندہ ضلع میانوالی جو اپنے آپکو شمس الحکماء اور مالک ہمدرد شفاخانہ شیخ پور ضلع گجرات لکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ شیخ پور کے ممبر ہیں۔ چونکہ جماعتی طور پر ان کے حالات تسلی بخش نہیں پائے گئے۔ اس لئے چاہیئے کہ دوست ان سے محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

چندہ مقامی جماعت کی معرفت ارسال کیا جائے

بعض دوست مقامی کارکن سے کسی بات پر ناراض ہو کر مرکز میں براہ راست چندہ ارسال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے متعلق بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ترسیل چندہ کا طریق پسند نہیں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی دوست عمداً بغیر وساطت جماعت مقامی کے براہ راست چندہ ارسال کریگا تو اسکا چندہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ براہ راست چندہ ارسال کرنا نہ صرف احمدیت کی روح کے منافی ہے۔ بلکہ یہ اختلاف و انشقاق کا منبع بھی ہے اور نظام سلسلہ ایسے روپیہ کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اسلئے آئندہ کے لئے دوست محتاط رہیں۔ اور اگر کوئی دوست کسی خاص وجہ سے براہ راست چندہ ارسال کرنا ضروری خیال کریں تو وجوہات بیان کرکے دفتر ہذا سے اجازت

قادیان میں محفوظ جائیداد پیدا کرنے کا زریں موقع!

محلہ دار العلوم میں نہایت باموقع زمین

جس کا رقبہ ایک کنال چھ مرلہ ہے اور جس کی بنیادیں قریباً ایک گز چوڑی۔ ایک گز گہری۔ ایک فٹ کنکریٹ اور پچیس ہزار درجہ اول کی اینٹوں سے بھری گئی ہیں۔ یہ زمین نصرت گرلز سکول سے چند قدم کے فاصلہ پر قادیان کے تمام علمی ادارات ہائی سکول۔ جامعہ احمدیہ اور گیسٹ گھر۔ نور ہسپتال وغیرہ کے بالکل قریب واقعہ ہے۔ قیمت بالمقطع چار ہزار روپیہ ہوگی۔ وہی دوست خط و کتابت کریں جو یکمشت چار ہزار روپیہ دینے پر رضامند ہوں۔

المشتہر:۔ حکیم محمد عبد اللطیف شہید تاجر کتب احمدیہ بازار قادیان

اسقاط کا مجرب علاج

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول و شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت:۔ فی تولہ ۸ ؍ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر ۵ ؍ ۱۲

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول دواخانہ معین الصحت قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۹ جنوری۔ ڈنمارک بھر میں جس میں کوپن ہیگن بھی شامل ہے۔ ڈینش پولیس کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔ کوپن ہیگن میں جرمنوں نے پولیس کے ہیڈ کوارٹر اور تمام پولیس تھانوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ قریباً چھ سو پولیس افسر نظر بند کر دئے گئے ہیں۔

پشاور ۱۹ جنوری۔ فرنٹیر گورنمنٹ کی سفارش کے بعد گورنمنٹ آف انڈیا نے صوبہ سرحد سے گڑ کی برآمد پر سے پابندی دُور کر دی ہے۔

کراچی ۱۹ جنوری۔ مسٹر آر جی کیسے بنگال کے نئے گورنر اپنی بیوی۔ لڑکے اور لڑکی سمیت آج یہاں پہنچ گئے ہیں۔

ماسکو ۱۹ جنوری۔ "ریڈ سٹار" کا اعلان ہے کہ موزیر میں جس پر روسیوں نے حال ہی میں قبضہ کیا ہے۔ لینن کا ایک بت تھا۔ جسے جرمن اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۱۹ جنوری۔ مسٹر کارڈل ہل وزیر خارجہ امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ نے پولینڈ اور روس میں صلح کرانے کیلئے ثالث بننے کی پیشکش کی ہے۔ اور سوویٹ گورنمنٹ کو مطلع کیا ہے کہ وہ دونوں ممالک میں خوشگوار تعلقات بحال کرانے کو تیار ہے، وہ نمائندوں کو تبادلہ خیالات کرنے کی دعوت دے گی۔ لیکن ابھی تک روس کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

چنگنگ ۱۹ جنوری۔ منچوریا میں جاپانیوں کی خوراک مہیا کرنے کے لئے مزید ۲۵ ہزار چینی مزدور بھرتی کئے گئے ہیں۔ چالیس ہزار پہلے جاپانیوں کے قبضہ میں تھے۔

لاہور ۱۸ جنوری۔ انجمن حمایت اسلام کے سکولوں کے تمام سٹاف نے ہڑتال کر دی ہے۔ کیونکہ انجمن نے انہیں مہنگائی الاؤنس نہیں دیا۔ آج سٹاف کی ہڑتال سے ہمدردی کے طور پر سکولوں کے طلبا نے شہر میں مظاہرے کئے۔ اور سکول بند رہے۔ کیونکہ پڑھانے والا کوئی نہیں۔

پشاور ۱۹ جنوری۔ ڈیفنس کمیٹی کے ایک وفد نے انسپکٹر جنرل پولیس سے ملاقات کی۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ پولیس اور دیگر افسروں کے خلاف عائد کردہ الزامات کی مکمل تحقیقات کی جائے گی۔ اور ایسے اقدامات کا اعادہ روکنے کے لئے سخت اقدام کئے جائیں گے۔ تحقیقات کے سلسلہ میں تین پولیس کانسٹبل برطرف ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ روس نے پولینڈ سے تعلقات کے بارے میں جو بیان دیا ہے۔ اس پر برطانی اخبارات نے افسوس ظاہر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ روس نے پولینڈ کی موجودہ حکومت پر نکتہ چینی کی ہے۔ اور کرزن لائن ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

قاہرہ ۱۹ جنوری۔ جامعۃ الازہر کے جملہ مذہبی رہنماؤں نے اتوار کو فیصلہ کیا۔ کہ تمام مکاتب میں درس و تدریس کا سلسلہ معطل رکھا جائے۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ شیخ الجامعہ کا استعفےٰ کیوں منظور نہیں کیا گیا۔ ایک ہفتہ کی تعطیل کے بعد جامعہ نے آج کھلنا تھا۔ مگر شیوخ و اساتذہ نے یہ کہکر درس کی مسندوں پر بیٹھنے سے انکار کر دیا کہ بدامنی روکنے اور امن قائم رکھنے کی ذمہ داریاں اٹھا نہیں سکتے۔ طلبہ کا مطالبہ یہ ہے کہ ان کی معیشت میں اصلاح کی جائے اور سرکاری ملازمت کے متعلق حمایت مہیا کی جائے۔ یہ وہ مطالبہ ہے۔ جسے تسلیم کرنے سے حکومت مصر اور شیخ الجامعہ نے انکار کر دیا۔

ماسکو ۱۹ جنوری۔ روسیوں نے لینن گراڈ کے مورچہ پر جو دو حملے شروع کر رکھے ہیں۔ ان میں کامیابی حاصل ہو رہی ہے، بیس میل مغرب کی طرف دشمن نے جو بہت مضبوط قلعہ بندیاں تیار کی ہیں۔ چند روز ہوئے روسی فوج ان میں داخل ہو گئی تھی اور اب آگے بڑھ رہی ہے۔ گذشتہ دو ماہ میں جرمنوں کو ۶ ہزار ٹینکوں اور ۴ سے ۶ ڈویژنوں سے ہاتھ دھونے پڑے ہیں۔

واشنگٹن ۱۹ جنوری۔ امریکن حکومت کیطرف سے اسوقت تک روس کو ادھار اور پٹہ پر چار ارب کا مال بھیجا جا چکا ہے۔ جوں جوں روسی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ ادھار اور پٹہ پر مال زیادہ بھیجا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ اٹلی میں آٹھویں فوج کے کینیڈین دستے ایک دریا کے کنارے کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ پانچویں فوج کے مورچہ پر فرانسیسی دستوں نے کیسینو کے شمال میں ایک گاؤں پاریا پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ کل ہوس آف کامنز میں وزیر جنگ نے اعلان کیا۔ کہ اتحادی ممالک نے یگوسلاویہ میں زیادہ سے زیادہ جنگی سامان بھیجنے کا انتظام کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۱۹ جنوری۔ بحرالکاہل جنوبی میں پرسوں کی طرح کل پھر جاپانی جہازوں پر حملے کئے گئے۔ دو مال لے جانے والے جہازوں کو آگ لگ گئی۔ دو مال لے جانے والوں اور تین بجروں کو ڈبو دیا گیا۔ تین ہوائی جہاز گرائے گئے۔ انبوٹا کی جاپانی چھاؤنی پر حملہ کیا گیا۔ اور ۹ ہزار ٹن کے ایک جہاز کو آگ لگا دی گئی۔

ماسکو ۱۹ جنوری۔ روسی فوجوں نے دوسرا حملہ نووگراڈ سے ۱۲ میل شمال کیطرف کر رکھا ہے۔ روسی فوجیں مارا مار کرتی آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور دشمن کی نہایت مضبوط چوکیوں میں دراڑ ڈال دی ہے۔ روسی فوجیں نوودسلینکی سے ۵ میل دُور رہ گئی ہیں۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ مسٹر ایڈن نے پولینڈ اور روس کے متعلق ایک بیان میں کہا۔ برطانیہ کی وزارت خارجہ قدرتی طور پر اس معاملہ کے متعلق غور و فکر کر رہی ہے۔ ہماری بڑی خواہش ہے کہ دوستانہ سمجھوتہ ہو جائے۔ اگر ایسا سمجھوتہ ہو گیا۔ تو یورپ کے مستقبل کو اس سے بہت فائدہ پہنچیگا اور مجھے امید ہے۔ ایسا حل ہو جائے گا۔ جو سب کو منظور ہوگا۔

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ آئندہ موسم بہار کے شروع میں لنڈن میں سلطنت برطانیہ اور اس کی نوآبادیوں کے وزراء اعظم کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ ہندوستان کی نمائندگی کے فرائض غالباً سر فیروز خان نون انجام دیں گے۔

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ اگرچہ چاول کی قیمت کو کم کرنے کے لئے دُوسرے ذرائع استعمال کئے جائیں گے۔ تاہم حکومت ہند کچھ عرصہ تک چاول کا کنٹرول نرخ مقرر نہیں کرے گی۔ باجرہ اور جوار کی قیمت بالترتیب ۷ روپے ۸ آنے اور ۷ روپے فی من مقرر کی جائے گی۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ وسط دسمبر میں ایک جرمن بمبار نے پیراشوٹ کے ذریعے ایرا کی سرزمین پر دو پیراشوٹ اتارے۔ ایرا کے حکام نے اس خبر کے بارے میں کامل سکوت سے کام لیا۔ نامہ نگاروں اور پریس کو خاص ہدایات کر دی گئی تھیں۔ کہ وہ اس خبر کو افشا نہ ہونے دیں۔ جو جرمن پیراشوٹسٹ ایرا میں اترے تھے۔ ان کے قبضہ سے ایک ریڈیو ٹرانسمیٹر اور ایک ریسونگ سٹ بھی برآمد ہوا۔ ان کی جامہ تلاشی پر دس ہزار سٹرلنگ کے برطانی کرنسی نوٹ بھی برآمد ہوئے۔ گرفتاری سے قبل یہ پیراشوٹسٹ بازاروں میں پھرتے رہے۔

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ امریکی بمباروں کے ایک بہت بڑے دستے نے برما میں جاپانیوں کے فوجی کیمپوں پر بمباری کی۔ اور بیس ٹن بم گرائے۔ جن سے ایک مقام پر زور کی اور جگہ جگہ معمولی آگ لگ گئی۔ پیر کی رات کو مانڈلے وغیرہ شہروں پر حملہ کیا گیا۔ اور سب جہاز صحیح سلامت لوٹ آئے۔ جنوری کی ۱۵ تاریخ کو بایو سے کے ٹاپو پر جو لڑائی ہوئی۔ اس میں دشمن کے سولہ جہاز یقینی طور پر تباہ کر دئے گئے۔

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ آج وائسرائے ہند لارڈ ویول مع گورنر یو پی ہوائی جہاز کے ذریعہ گورکھپور پہنچے۔ جہاں آپ نے گورکھوں کو بھرتی کرنے کے دفتر کا معائنہ کیا۔ سہ پہر کو آپ واپس لکھنؤ پہنچ گئے۔

کلکتہ ۱۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال کی منڈیوں میں چاول کا بھاؤ گرنا شروع ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ امریکی ہوائی جہازوں نے خلیج جنیوا کے قریب دشمن کے جہازوں پر حملہ کیا۔

واشنگٹن ۱۹ جنوری۔ نیو برٹن میں ارادے سے آگے بڑھ کر اتحادی فوجوں نے دشمن پر حملہ کیا اور اُسے ایک ہزار گز پیچھے دھکیل دیا۔ اس حملہ میں ریڈ انڈین بھی شامل تھے۔ جو جنگل کی لڑائی میں خوب ماہر ہیں۔

کراچی ۱۹ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۲ فروری سے کراچی میں اناج اور مٹی کے تیل کا راشن ہو جائے گا۔